سلام کرنا افضل ہے یا جواب دینا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا سلام کرنا افضل ہے یا سلام کا جواب دینا افضل ہے؟ زید کا کہنا ہے سلام کرنا سنت ہے، جبکہ جواب دینا واجب ہے اور فرض سنت و نفل سے افضل ہوتا ہے، لہذا جواب دینا سلام کرنے سے افضل ہے، تو کیا زید کا یہ کہنا درست ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

سلام کرنا سنت اور اس کا جواب دینا واجب ہے، لیکن سلام کرنا افضل ہے، جس کا ثبوت احادیث نبویہ اور اقوالِ فقہاء میں موجود ہے۔ رہی زید کی یہ بات کہ فرض سنت سے افضل ہوتا ہے، لہذا جواب دینا واجب ہونے کے اعتبار سے سلام کرنے کی سنت سے افضل ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اصول تو یہی ہے کہ فرض سنت سے افضل ہوتا ہے، لیکن یہ اصول مطلق نہیں ہے، بلکہ فقہائے کرام نے چند وجوہات کی بنا پر کچھ مسائل کو اِس اصول سے مستثنی قرار دیا ہے، ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ جب سنت فرض کی ادائیگی کا سبب بنے یعنی سنت کی وجہ سے فرض ادا ہوتا ہو، تو ایسی صورت میں سنت کا ثواب فرض سے بڑھ جاتا ہے، جیسے سلام میں پہل کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے، تو سلام کرنے والا جواب دینے کا سبب بنا، اگر سلام کرنے والا سلام نہ کرتا، تو جواب واجب نہ ہوتا، تو ابتداء بالسلام جواب دینے کے وجوب کا سبب بنا، لہذا سلام کرنے کا ثواب زیادہ ہوا۔

سلام میں ابتداء کرنے والے کو ایک درجہ فضیلت ملنے کے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ، الادب المفرد، المعجم الکبیر، الجامع الصغیر، جامع الاحادیث، کنزالعمال اور جمع الجوامع کی حدیث پاک ہے:

واللفظ للاول: ”عن عبد اللہ، قال: إن الرجل إذا مر بالقوم فسلم علیھم، فردوا علیہ **كان له فضل درجة عليهم**، لأنہ أذکرھم السلام“

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس سے گزرے، انہیں سلام کرئے، وہ قوم اسے جواب دے، تو سلام کرنے والے کو **ایک درجہ فضیلت حاصل ہوگی،** کیونکہ اس نے ان کو سلام (کا جواب) یاد دلایا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد05، باب فی الذی یبدا بالسلام، صفحہ 249، مطبوعہ ریاض)

سلام میں ابتداء کرنے والے کو دس نیکیوں سے فضیلت حاصل ہونے کے متعلق الجامع الصغیر، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابن ابی شیبہ، میزان الاعتدال، جامع الاحادیث، کنزالعمال اور جمع الجوامع کی حدیث پاک میں ہے:

واللفظ للاول: ”من سلم علی قوم **فقد فضلهم بعشر حسنات** وإن ردوا عليه“

ترجمہ: جس نے کسی قوم پر سلام کیا، **تو اسے قوم پر دس نیکیوں سے فضیلت حاصل ہوگی،** اگرچہ وہ سلام کا جواب دے دیں۔ (مسند ابن ابی شیبہ، جلد02، صفحہ 50، مطبوعہ ریاض)

سلام میں پہل کرنے والے کو نوے نیکیاں ملنے کے متعلق شعب الایمان، **مجمع الزوائد**، کشف الاستار عن زوائد البزاز، مسند الفاروق اور مسند البزاز میں ہے:

واللفظ للآخر: عن عمر بن الخطاب يقول قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”إذا التقى الرجلان المسلمان فسلم أحدهما على صاحبه فإن أحبهما إلى الله أحسنهما بشرا بصاحبه، فإذا تصافحا نزلت عليهما مائة رحمة، **للبادي منهما تسعون** وللمصافح عشرة“

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے، تو ان میں سے جو اپنے صاحب کے ساتھ زیادہ خوش روئی اور اچھے انداز سے پیش آتا ہے، ان دونوں میں سے وہ اللہ کا زیادہ محبوب ہوتا ہے، پھر جب وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں، تو اللہ تعالی ان پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ **ان میں سے نوے (90) اس کے لیے ہوتی ہیں، جو (سلام اور مصافحہ میں) ابتدا کرتا ہے** اور جس سے مصافحہ کیا گیا اس کے لیے دس (10) رحمتیں ہوتی ہیں۔ (مسند البزاز، جلد01، صفحہ 437، مطبوعہ المدینۃ المنورۃ)

اصول سے چند مسائل کا استثناء بیان کرتے ہوئے علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ لکھتے ہیں:

”الفرض افضل من النفل الا فی مسائل الاولی: ابراء المعسر مندوب، أفضل من انظاره الواجب، الثانية: الابتداء سنة افضل من رده الواجب، الثالثة: الوضؤ قبل الوقت مندوب، أفضل من الوضؤ بعد الوقت وهو الفرض“

ترجمہ: فرض نفل سے افضل ہوتا ہے، سوائے چند مسائل کے: پہلا یہ کہ تنگ دست مقروض کو مہلت دینا واجب ہے اوراس کا قرض معاف کردینا مستحب ہے اور یہ واجب سے افضل ہے، دوسرا یہ کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے اور پہلے سلام کرنا سنت ہے اور یہ واجب سے افضل ہے، تیسرا یہ کہ وقت کے بعد وضو کرنا فرض ہے اور وقت سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور یہ فرض سے افضل ہے۔ (الاشباہ والنظائر، صفحہ 154، مطبوعہ کراچی)

علامہ ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

”الفرض افضل من النفل درجة الافی مسائل: الاولی ابراء المعسر مندوب وھو افضل من أنظاره الواجب، الثانیة ابتداء السلام افضل من جوابه، الثالثة الوضؤ قبل الوقت مندوب افضل من الوضؤ بعد دخول الوقت وھو فرض۔“

ترجمہ: فرض نفل سے ستر درجہ زیادہ افضل ہوتا ہے، لیکن چند مسائل میں نفل فرض سے افضل ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ تنگ دست مقروض کو مہلت دینا واجب ہے اوراس کا قرض معاف کردینا مستحب ہے اور یہ واجب سے افضل ہے، دوسرا یہ کہ پہلے سلام کرنا جواب دینے سے افضل ہے، تیسرا یہ کہ وقت کے داخل ہونے کے بعد وضو کرنا فرض ہے اور وقت سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور یہ فرض سے افضل ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، باب الافلاس والانظار، جلد 06، صفحہ 104، مطبوعہ کوئٹہ)

ابتداء بالسلام کے افضل ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے شمس الائمہ، امام سرخسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

”حدثني أبي عن جدي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ما من رجل يسلم على قوم إلا فضلهم بعشر حسنات وإن ردوا وفيه دليل على أن البداية بالسلام أفضل وأن ثواب المبتدئ به أكثر لأن الجواب يبتنى على السلام والبادئ بالسلام هو المسبب للجواب وهو البادئ بالإحسان والراد يجازى إحسانه بالإحسان“

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو بھی لوگوں کی جماعت کو سلام کرے، تو وہ ان لوگوں پر دس نیکیوں سے فضیلت لے جاتا ہے، اگرچہ وہ سلام کا جواب دیں“، اس حدیث پاک میں دلیل ہے کہ سلام میں ابتدا کرنا افضل ہے اور یہ کہ سلام میں پہل کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے، کیونکہ جواب کی بنیاد سلام کرنے پر ہی ہوتی ہے، اور سلام میں پہل کرنے والا ہی اس کے جواب کا سبب بنتا ہے (یعنی اس کو سلام کا جواب دینے کا موقع، سلام میں پہل کرنے والا ہی دیتا ہے) اور یہی احسان کرنے میں ابتدا کرنے والا ہے اور سلام کا جواب دینے والا تو (جواب دے کر) احسان کا بدلہ احسان سے ادا کرتا ہے۔ (شرح السیر الکبیر، صفحہ 141، مطبوعہ الشرکۃ الشرقیۃ للإعلانات)

محیط برہانی، ردالمحتار اور فتاوی ہندیہ میں ہے :

واللفظ للآخر: ”واختلفوا في أيهما أفضل أجرا قال بعضهم: الراد أفضل أجرا، وقال بعضهم: المسلم أفضل أجرا، كذا في المحيط“

ترجمہ : فقہائے کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ سلام میں پہل کرنے والا افضل ہے یا جواب دینے والا، بعض نے کہا کہ جواب دینے والا ثواب کے اعتبار سے افضل ہے اور بعض نے کہا کہ سلام میں پہل کرنے والا ثواب کے اعتبار سے افضل ہے، اسی طرح محیط میں ہے ۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراہیہ، الباب السابع، جلد05، صفحہ324، دار الفکر، بیروت)

مذکورہ عبارت کے تحت

”وقال بعضهم: المسلم أفضل أجرا“

(اور بعض نے کہا کہ سلام میں پہل کرنے والا ثواب کے اعتبار سے افضل ہے) امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں : ”وعليه الحديث“ یعنی اسی بات پر حدیث بھی بیان ہوئی ہے (کہ سلام میں پہل کرنے والا افضل ہے) ۔ (التعلیقات الرضویہ علی الفتاوی الھندیہ، صفحہ679، مقولۃ1659، مکتبۃ اشاعۃ الاسلام، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : عبدالرب شاکر عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : Sar-9026

تاریخ اجراء : 01صفر1445ھ/07اگست2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net